ہفتہ وار رسالہ: 282
WEEKLY BOOKLET: 282

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "مدنی پنج سورہ" کی ایک قسط بنام

دُعا مانگنے کے 17 مدنی پھول

صفحات: 17

دُعا کے تین فائدے	02	تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی	06
15 قرآنی دُعائیں	14	"آیۃُ الکرسی" کی پانچ برکتیں	17

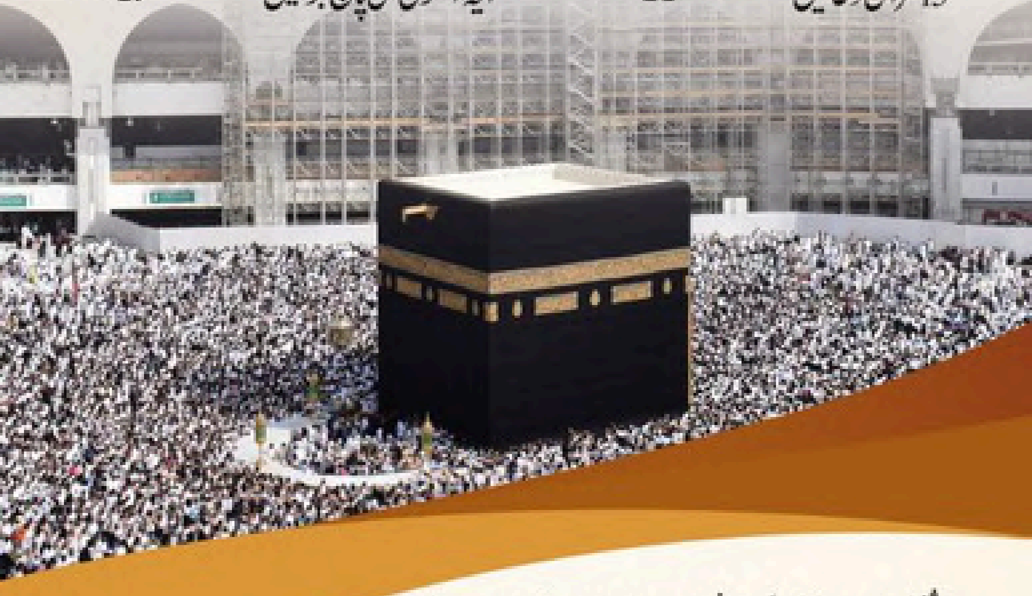

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ مضمون کتاب ”مدنی پنج سورہ“ صفحہ 182 تا 202 اور 14 تا 15 سے لیا گیا ہے۔

دُعا مانگنے کے 17 مدنی پھول

دُعائے عطار یارَبَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”دُعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول“ پڑھ یا سُن لے، اُس کی نیک و جائز مُرادوں پر رحمت کی نظر ہو، اس کی دعائیں مقبول ہوا کریں اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو شخص بروزِ جُمعہ مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نُور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔ (حلیۃ الاولیاء، 8/49، حدیث: 11341)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دُعا کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعا مانگنا بہت بڑی سعادت ہے، قرآن و احادیثِ مُبارکہ میں جگہ جگہ دُعا مانگنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے: ”کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نَجات دے اور تمہارا رِزق وسیع کر دے، رات دن اللہ پاک سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔“
(مسند ابی یعلیٰ، 2/201، حدیث: 1806)

دُعا دافِعِ بلا ہے

مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُشکبار ہے: ”بلا اُترتی ہے پھر دُعا اُس سے

www.dawateislami.net

جا ملتی ہے پھر دونوں قیامت تک جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔“(مستدرک،2/162،حدیث:1856)

عِبادات میں دُعا کا مقام

حضرتِ ابوذَر غِفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:”عبادات میں دُعا کی وُہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی۔“(تنبیہ الغافلین، ص216،حدیث:577)

دُعا کے تین فائدے

اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو مسلمان ایسی دعا کرے جس میں گناہ اور قطعِ رِحمی کی کوئی بات شامل نہ ہو تو اللہ پاک اُسے تین چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور عطا فرماتا ہے ﴿1﴾ اُس کی دعا کا نتیجہ جلد ہی اس کی زندگی میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ یا ﴿2﴾ اللہ پاک کوئی مصیبت اس بندے سے دُور فرما دیتا ہے۔ یا ﴿3﴾ اُس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بندہ (جب آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تو) تمنّا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی۔(مستدرک،2/163، 165،حدیث:1859، 1862)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعا رائِگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہِر نہ بھی ہو تو آخِرت میں اَجر و ثواب مِل ہی جائے گا۔ لٰہٰذا دُعا میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔

”یا عَفُوّ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول

﴿1﴾ پہلا فائِدہ یہ ہے کہ اللہ پاک کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حکم ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو۔ جیسا کہ قُرآنِ پاک میں ارشاد ہے: ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ﴾ (پ24،المؤمن:60)

www.dawateislami.net

"ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔"

﴾2﴿ دُعا مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر اَوقات دُعا مانگتے۔ لہٰذا دُعا مانگنے میں اِتّباعِ سُنَّت کا بھی شَرَف حاصِل ہو گا۔

﴾3﴿ دُعا مانگنے میں اِطاعَتِ رَسُول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دُعا کی اپنے غُلاموں کو تاکید فرماتے رہتے۔

﴾4﴿ دُعا مانگنے والا عابِدوں کے زُمرہ (یعنی گُروہ) میں داخِل ہوتا ہے کہ دُعا بذاتِ خود ایک عِبادَت بلکہ عِبادَت کا بھی مَغز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ ترجمہ: دُعا عِبادَت کا مَغز ہے۔
(ترمذی، 5/243، حدیث:3382)

﴾5﴿ دُعا مانگنے سے یا تو اُس کا گُناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائِل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخرت کا ذَخیرہ بن جاتی ہے۔

نہ جانے کون سا گُناہ ہو گیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعا مانگنے میں اللہ پاک اور اُس کے پیارے حَبیب ماہِ نُبُوَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعَت بھی ہے، دُعا مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعا مانگنے سے عِبادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدَّد فَوائِد حاصِل ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قبولِیَّت کیلئے بَہُت جلدی مچاتے بلکہ مَعاذَ اللہ! باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ پاک ہماری حاجَت پُوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بعض یہ بھی کہتے سُنے

www.dawateislami.net

جاتے ہیں: "نہ جانے ایسا کون سا گُناہ ہو گیا ہے جس کی ہمیں سزا مِل رہی ہے۔"

نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!

اس طرح کی "بھڑاس" نِکالنے والے سے اگر دَریافت کیا جائے کہ بھائی! آپ نَماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید جواب ملے "جی نہیں۔" دیکھا آپ نے! زَبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے "نہ جانے کیا خَطا ہم سے ایسی ہوئی ہے جس کی ہم کو سزا مِل رہی ہے!" اور نَماز میں اِن کی غفلت تو اِنہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو (مَعاذَ اللہ) کوئی گُناہ ہی نہیں ہے! ارے! اپنے مختصر سے وُجود پر ہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی! سَر کے بال انگریزی، انگریزوں کی طرح سَر بھی بَرَہنہ (بَ۔رَہْ۔نَہ) لِباس بھی انگریزی، چہرہ دُشمنانِ مُصْطَفٰے آتَش پَرَسْتوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی عظیم سُنَّت داڑھی مُبارَک چہرے سے غائِب! تَہذِیب وتَمَدُّن اِسلام کے دُشمنوں جیسا، نَماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نماز نہ پڑھنا زبردست گُناہ، داڑھی مُنڈانا حرام اوردِن بھر میں جُھوٹ، غیبت، چغلی، وَعدہ خِلافی، بد گُمانی، بد نگاہی، والِدَین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گُناہ کئے جائیں۔ لیکن یہ گُناہ "جناب" کو نظر ہی نہ آئیں۔ اِتنے اِتنے گُناہ کرنے کے باوُجود شیطان غافِل کر دیتا ہے اور زَبان پر یہ اَلفاظِ شِکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے جس کی ہم کو سزا مِل رہی ہے!

جس دوست کی بات نہ مانیں

ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی جگری دوست آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس

کا کام نہ کریں اور کبھی آپ کو اپنے اُسی دوست سے کام پڑ جائے تو ظاہِر ہے آپ پہلے ہی سہمے رہیں گے کہ میں نے تو اِس کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمت کرکے بات کر کے بھی دیکھی اور واقعی اُس نے کام نہ بھی کیا، تب بھی آپ شِکوہ نہیں کرسکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دِل سے غور کیجئے کہ اللہ پاک نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے اَحکام جاری فرمائے۔ مگر خود اُس کے کون کون سے اَحکام پر عمل کرتے ہیں ؟ غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ اُس کے کئی اَحکامات کی بَجا آوری میں نِہایت ہی کوتاہ واقع ہوئے ہیں۔ اُمّید ہے بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروَرْدگار کے حکموں پر عمل نہ کریں اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعا) کا اثر ظاہِر نہ فرمائے تو شِکوہ، شکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری دوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی خَتْم کردے۔ لیکن اللہ پاک بندوں پر کس قَدَر مِہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خِلاف وَرزی کریں پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فِہرِس سے خارِج نہیں کرتا، وہ لُطف و کرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمایئے! جو بندے اِحسان فَراموشی کا مُظاہَرہ کر رہے ہیں اگر وہ بھی بَطورِ سزا اپنے اِحسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے گا؟ یقیناً اُس کی عِنایَت کے بِغیر ایک قَدَم بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ ارے! وہ اپنی عظیمُ الشان نعمت ہوا کو جو بالکل مُفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے اَنبار لگ جائیں۔

قبولیتِ دُعا میں تاخیر کا ایک سبب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَسا اَوقات قبولیّتِ دُعا کی تاخیر میں کافی مَصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے: جب

www.dawateislami.net

اللہ کا کوئی پیارا دُعا کرتا ہے تو اللہ پاک جِبرئیل (علیہ السّلام) سے ارشاد فرماتا ہے: ”ٹھہرو! ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔“ اور جب کوئی کافِر یا فاسق دُعا کرتا ہے، فرماتا ہے: ”اے جِبرئیل (علیہ السّلام)! اِس کا کام جلدی کر دو، تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز مَکرُوہ (یعنی ناپسند) ہے۔ (کنز العمال، 2/39، حدیث: 3261)

واقعہ

حضرتِ یَحْیٰ بِن سَعید بِن قَطّان (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے اللہ پاک کو خواب میں دیکھا، عَرض کی: اِلٰہی! میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تُو قبول نہیں فرماتا؟ حکم ہوا: ”اے یَحْیٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں، اِس واسطے تیری دُعا کی قبولِیَّت میں تاخیر کرتا ہوں۔“

(احسن الوعاء، ص35)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک اور حِکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ پاک کو اپنے نیک بندوں کی گریہ و زاری پسند ہے تو یُوں بھی بَسا اوقات قبولِیَّتِ دُعا میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اِس مَصلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بَہَر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔ اَحسَنُ الوِعاء صفحہ 33 میں آدابِ دُعا بیان کرتے ہوئے حضرتِ رئیسُ المُتَکَلِّمین مولانا نَقی عَلی خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

جلدی مچانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی

(دُعاء کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُدائے کریم تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گُناہ کی دُعا مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطعِ رِحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔ (مسلم، ص1463، حدیث: 2735)

www.dawateislami.net

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی دُعا نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رِشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دُعا بھی نہ مانگیں اور دُعا کی قبولِیَّت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔ اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاءِ پر اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنَّت، مولانا شاہ اَحمد رضا خان رحمۃُ اللهِ علیہ نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کا نام ذَیلُ الْمُدَّعا لِاَحسَنِ الْوِعاء رکھا ہے۔ اسی حاشیہ میں ایک مَقام پر دُعا کی قبولِیَّت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص اور نِہایَت ہی علمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

افسروں کے پاس تو بار بار دھکّے کھاتے ہو مگر......

سَگانِ دُنیا (یعنی دُنیوی اَفسروں) کے اُمّیدواروں (یعنی اُن سے کام نکلوانے کے آرزومَندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمّیدواری (اور انتظار) میں گُزارتے ہیں، صُبح و شام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں، (دَھکّے کھاتے ہیں) اور وہ (اَفسران) ہیں کہ رُخ نہیں مِلاتے، جواب نہیں دیتے، جِھڑَکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بَھوں چڑھاتے ہیں، اُمّیدواری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت) سَر پر ڈالی، یہ حضرت گرہ (یعنی اُمید وار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار (فُضُول محنت) کی بلا اُٹھاتے ہیں اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دَھکّے کھانے میں) برسوں گُزریں ہُنُوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے۔ مگر یہ (دنیوی افسروں کے پاس دَھکّے کھانے والے) نہ اُمّید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور اَحکَمُ الحَاکِمِین، اَکرَمُ الْاَکرَمِین کے دروازے پر اَوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثَر نہ ہوا! یہ اَحمق اپنے لئے اِجابَت (یعنی قبولِیَّت) کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: **یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یُعَجِّلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِی**۔ ترجمہ: ”تمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔“ (بخاری، 4/200، حدیث:6340)

بعض تو اِس پر ایسے جامے سے باہَر (یعنی بے قابو) ہوجاتے ہیں کہ اَعْمال واَدْعِیہ (یعنی اوراد اور دُعاؤں) کے اَثر سے بے اِعتقاد بلکہ اللہ پاک کے وَعدۂ کرم سے بے اِعتماد، **وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْجَوَاد**۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حَیا! بے شَرمو!! ذرا اپنے گِریبان میں مُنہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تو آپ لَجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غَرَض دِیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اَصلاً محلِ شِکایَت نہ جانوگے (یعنی اس بات پر شکایت کروگے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو کہ تم مالِک **عَلَی الْاِطْلَاق** عَزَّوَجَلَّ کے کتنے اَحکام بَجالاتے ہو؟ اُس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی دَرخواست کا خواہی نخواہی (ہر صُورت میں) قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

او اَحمق! پھر فَرق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نظرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہَر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار دَرْ ہزار دَرْ ہزار صَد ہزار اربے شُمار نعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے معصوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حِفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کررہا ہے اور (پھر بھی) سَر سے پاؤں تک صِحّت وعافیت، بَلاؤں سے حِفاظَت، کھانے کا ہَضم، فُضَلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفع، خُون کی رَوانی، اَعضا میں طاقَت، آنکھوں میں روشنی، بے حِساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اُتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ

www.dawateislami.net

ہوں، کِس مُنہ سے شکایَت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے، تُو کیا جانے کیسی سَخت بلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعا نے دَفع کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وَعدہ سچا ہے اور قبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں! بے اِعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی۔ (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)

اَے ذَلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا مُنہ دیکھ اور اس عظیم شَرَف پر غور کر کہ اپنی بار گاہ میں حاضِر ہونے، اپنا پاک، مُتَعَالی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پُکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اِس فَضْلِ عظیم پر نثار۔

او بے صَبرے! ذرا بھیک مانگنا سِیکھ! اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لوٹ جا۔ اور لِپٹا رہ اور ٹِک ٹِکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پُکارنے، اُس سے مُناجات کرنے کی لَذَّت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ و مُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اِس دروازے سے ہرگز مَحروم نہ پھرے گا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْمِ اِنْفَتَحَ (یعنی جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کُھل گیا) وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔ (اور توفیق اللہ پاک کی طرف سے ہے)

(ذیل المدعا لاحسن الوعاء، ص 34 تا 37)

دُعا کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے

حضرتِ مولانا نَقی علی خان (رحمۃُ اللہِ علیہ) فرماتے ہیں: اَے عزیز! تیرا پروردگار فرماتا ہے: ﴿ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ﴾ (پ2، البقرۃ: 186) "میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دعا مانگے" ﴿ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ﴾ (پ23، الصّٰفّٰت: 75) "ہم کیا اَچھے

www.dawateislami.net

قبول کرنے والے۔ "﴿ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ (پ24، المؤمن : 60) "مجھ سے دُعا مانگو میں قبول فرماؤں۔"

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دَر سے محروم نہیں کرے گا اور اپنے وَعدے کو وَفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حَبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فرماتا ہے: ﴿ وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴾ (پ30، الضحیٰ:10) "سائل کو نہ جھڑک۔" آپ کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا؟ بلکہ وہ تجھ پر نظرِ کرم رکھتا ہے کہ تیری دُعا کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔

(احسن الوعاء ص33،32)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرکے دُعا مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کے کافی واقعات سننے کو ملتے ہیں۔

مَدَنی قافلہ میں عِرقُ النّسا کا علاج ہوگیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ہمارا مَدَنی قافلہ ٹھٹھہ شہر وارِد ہوا، شرکا میں سے ایک اسلامی بھائی کو عِرقُ النسا کا شدید درد اُٹھتا تھا، بے چارے شدّتِ درد سے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ایک بار درد کے سبب رات بھر سو نہ سکے۔ آخری دن امیرِ قافلہ نے فرمایا: آیئے! سب مل کر ان کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ چُنانچہ دُعا شروع ہوئی، ان اسلامی بھائی کا بیان ہے: اَلحمدُ لِلّٰہ دَورانِ دُعا ہی درد میں کمی آنا شروع ہو گئی اور کچھ دیر کے بعد عِرقُ النسا کا درد بِالکل جاتا رہا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ یہ بیان دیتے وَقت کافی عرصہ ہو چکا ہے وہ دن آج کا دن مجھے پھر کبھی عِرقُ النسا کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ یہ بیان دیتے وَقت مجھے عَلاقائی مَدَنی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافِلوں

www.dawateislami.net

کی دھومیں مچانے کی خدمت ملی ہوئی ہے۔

گر ہو عِرق النسا، یا عارِضہ کوئی سا ۔۔۔ پاؤ گئے صحتیں ، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں ، اور پریشانیاں ۔۔۔ ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے عِرقُ النسا جیسی مُوذی بیماری سے نَجات مل گئی۔ عِرقُ النسا کی پہچان یہ ہے کہ اِس میں چڈّھے (یعنی ران کے جوڑ) سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک شدید درد ہوتا ہے، یہ مرض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔

"دُعامومِن کا ہتھیار ہے" کے سَتَّرہ حُرُوف کی نِسبت سے دُعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول

(تقریباً تمام مدنی پھول اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاءِمَع شَرحِ ذَیلِ الْمُدَّعا لِاَحْسَنِ الْوِعاء (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) سے لیے گئے ہیں)

﴿1﴾ دُعا میں حد سے نہ بڑھے۔ مثلاً اَنبیاء کرام علیہم السّلام کا مرتبہ مانگنا یا آسمان پر چڑھنے کی تمنّا کرنا۔ ﴿2﴾ نیز دونوں جہاں کی ساری بھلائیاں اور سب کی سب خوبیاں مانگنا بھی منع ہے کہ ان خوبیوں میں مَراتبِ اَنبیاء علیہمُ السّلام بھی ہیں جو نہیں مل سکتے (ص80، 81) ﴿3﴾ جو مُحال (یعنی ناممکن) یا قریب بہ مُحال ہو اُس کی دُعا نہ مانگے۔ لہٰذا ہمیشہ کے لئے تندُرُستی عافیت مانگنا کہ آدمی عمر بھر کبھی کسی طرح کی تکلیف میں نہ پڑے یہ مُحالِ عادی کی دُعا مانگنا ہے۔ یُونہی لنبے قد کے آدمی کا چھوٹا قد ہونے یا چھوٹی آنکھ والے کا بڑی آنکھ کی دُعا کرنا ممنوع ہے کہ یہ ایسے اَمر کی دُعا ہے جس پر قلم جاری ہو چکا ہے (ص81) ﴿4﴾ گُناہ کی دُعا نہ کرے کہ مجھے پرایا مال مل جائے کہ گناہ کی طلب کرنا بھی گناہ ہے۔ (ص82) ﴿5﴾ قطعِ رِحم (مثلاً فلاں

www.dawateislami.net

رشتے داروں میں لڑائی ہو جائے) کی دُعا نہ کرے(ص82)﴿6﴾ اللہ پاک سے صرف حقیر چیز نہ مانگے کہ پروَردگار غَنِیّ ہے بلکہ اپنی تمام توجہ اسی کی طرف رکھے اور ہر چیز کا اُسی سے سُوال کرے (ص84)﴿7﴾رَنج و مُصیبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دُعا نہ کرے۔خیال رہے کہ دُنیوِی نقصان سے بچنے کے لئے موت کی تمنّا ناجائز ہے اور دینی مَضرَّت(یعنی دینی نقصان) کے خوف سے جائز(ص85،87)﴿8﴾ بِلاضَرورتِ شَرعی کسی کے مرنے اور خرابی(بربادی) کی دُعا نہ کرے، البتہ اگر کسی کافِر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظَنِّ غالِب ہو اور(اس کے) جینے سے دین کا نقصان ہو یا کسی ظالِم سے توبہ اور ظلم چھوڑنے کی اُمّید نہ ہو اور اُس کا مرنا، تباہ ہونا مخلوق کے حق میں مفید ہو تو ایسے شخص پر بددُعا کرنا دُرُست ہے(ص87)﴿9﴾ کسی مسلمان کو یہ بددُعا نہ دے کہ ”تو کافِر ہو جائے“ کہ بعض عُلَما کے نزدیک (ایسی دُعا مانگنا) کُفر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اگر کُفر کو اچھا یا اسلام کو بُرا جان کر کہے تو بے شک کُفر ہے ورنہ بڑا گناہ ہے کہ مسلمان کی بَدخُواہی(یعنی بُرا چاہنا) حرام ہے، خُصُوصاً یہ بدخواہی(کہ فُلاں کا ایمان برباد ہو جائے)تو سب بدخُواہیوں سے بدتر ہے(ص90)﴿10﴾ کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مَردود و ملعون نہ کہے اور جس کافِر کا کُفر پر مرنا یقینی نہیں اُس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے(ص90)﴿11﴾ کسی مسلمان کو یہ بددُعا نہ دے کہ ”تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اور تُو(بھاڑ اور) آگ یا دوزخ میں داخِل ہو،“ کہ حدیث شریف میں اس کی مُمانَعَت وارِد ہے(ص100)﴿12﴾ جو کافِر مَرا اُس کے لئے دُعائے مغفِرت حرام و کُفر ہے (ص100) ﴿13﴾ یہ دُعا کرنا: ”خدایا!سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش دے۔“ جائز نہیں کہ اس میں اُن احادیثِ مبارَکہ کی تکذِیب(یعنی جھٹلانا) ہوتی ہے جن میں بعض مسلمان کا دوزخ میں جانا وارِد ہوا(ص106)البتہ یوں دُعا کرنا”ساری اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مغفرت(یعنی

www.dawateislami.net

بخشش)ہو یا سارے مسلمانوں کی مغفرت ہو“ جائز ہے(ص103) ﴿14﴾ اپنے لئے اور اپنے دوست اَحباب، اَہل و مال اور اولاد کے لئے بد دُعا نہ کرے، کیا معلوم کہ قبولِیَّت کا وَقت ہو اور بد دُعا کا اثر ظاہِر ہونے پر نَدامت ہو(ص107) ﴿15﴾ جو چیز حاصِل ہو (یعنی اپنے پاس موجود ہو) اس کی دُعا نہ کرے مثلاً مرد یوں نہ کہے ”یااللہ پاک مجھے مَرد کر دے“ مثلاً اِستہزا (مذاق بنانا) ہے۔ البتہ ایسی دُعا جس میں شریعت کے حکم کی تعمیل یا عاجِزی و بندگی کا اظہار یا پروردگار اور مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت یا دین یا اَہلِ دین کی طرف رَغبت یا کُفر و کافِرین سے نفرت وغیرہ کے فوائد نکلتے ہوں وہ جائز ہے اگرچہ اس اَمر کا حُصول یقینی ہو۔ جیسے دُرُود شریف پڑھنا، وسیلے کی، صِراطِ مُستقیم کی، اللہ و رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دشمنوں پر غضب و لعنت کی دُعا کرنا(ص108) ﴿16﴾ دُعا میں تنگی نہ کرے مثلاً یوں نہ مانگے یااللہ پاک! تنہا مجھ پر رَحم فرما یا صِرف مجھے اور میرے فُلاں فُلاں دوست کو نعمت بخش(ص109) بہتر یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو دُعا میں شامل کرلے اِس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اگر خود اُس نیک بات کا حقدار نہ بھی ہوا تو اچھے مسلمانوں کے طفیل پالے گا ﴿17﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مضبوط عقیدے کے ساتھ دُعا مانگے اور قبولِیَّت کا یقین رکھے۔(احیاء العلوم، 1/770)

15 قرآنی دُعائیں

﴿1﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پ2، البقرۃ:201)

”ترجَمۂ کنز الایمان[1]: اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں

---

[1] ... اگلی تمام آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔“

﴿2﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ﴾ (پ3، البقرۃ:286)
ترجمہ: اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔

﴿3﴾ ﴿رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ﴾ (پ3، البقرۃ:286)
”ترجمہ: اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔“

﴿4﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸﴾
(پ3، اٰل عمرٰن: 8) ”ترجمہ: اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہے بڑا دینے والا۔“

﴿5﴾ ﴿رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۱۶ ۚ﴾ (پ3، اٰل عمرٰن: 16) ”ترجمہ: اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔“

﴿6﴾ ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝۱۹۳ ۚ﴾ (پ4، اٰل عمرٰن:193)
”ترجمہ: اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما (مٹا) دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔“

﴿7﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۷ ع﴾ (پ8، الاعراف:47) ”ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر۔“

﴿8﴾ ﴿رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۝۱۲۶ ع﴾ (پ9، الاعراف :126) ” ترجمہ : اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں مسلمان اٹھا۔“

﴿9﴾ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰﴾ (پ13، ابراھیم:40)
”ترجمہ: اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے

www.dawateislami.net

رب اور ہماری دُعا سن لے۔“

﴿10﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾﴾ (پ13، ابرٰھیم:41)
”ترجمہ: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔“

﴿11﴾ ﴿رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۸﴾﴾ (پ18، المؤمنون :118) ”ترجمہ: اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا۔“

﴿12﴾ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾﴾ (پ19، الفرقان:74) ”ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔“

﴿13﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾﴾ (پ28، الحشر:10) ”ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔“

﴿14﴾ ﴿رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾﴾ (پ18، المؤمنون:97) ”ترجمہ: اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے۔“

﴿15﴾ ﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾﴾ (پ15، بنی اسراءیل:24) ”ترجمہ: اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا۔“

”قرآن“ کے چار حروف کی نسبت سے ”آیۃُ الکُرسی“ کے 4 فضائل

﴿1﴾ حدیث شریف میں ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی آیتوں میں بہت ہی عظمت والی

www.dawateislami.net

آیت ہے۔(درمنثور،6/2) ﴿2﴾ حضرت اُبَی بن کَعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابو مُنذِر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ قرآن پاک کی جو آیتیں تمہیں یاد ہیں ان میں کون سی آیت عظیم ہے؟ میں نے عرض کیا: ﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابو مُنذِر! تمہیں علم مبارک ہو۔(مسلم، ص405، حدیث:810) ﴿3﴾ مستدرک کی ایک روایت میں ہے کہ ”سورۂ بقرہ“ میں ایک آیت ہے جو قرآن پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت جس گھر میں پڑھی جائے اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے اور وہ آیۃُ الکرسی ہے۔(مستدرک للحاکم،647/2،حدیث:3080)

﴿4﴾ امیرُ المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا جو شخص ہر نماز کے بعد ”آیۃُ الکرسی“ پڑھے اُسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی اور جو کوئی رات کو سوتے وقت اِسے پڑھے گا اللہ پاک اُسے، اُس کے گھر کو اور آس پاس کے گھروں کو محفوظ فرمادے گا۔(شعب الایمان،458/2،حدیث:2395)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

”آیۃُ الکرسی“ کی پانچ بَرَکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کو حسبِ ذیل برکتیں نصیب ہوں گی۔

﴿1﴾ وہ مرنے کے بعد جنت میں جائے گا۔ اِن شاءَ اللہ ﴿2﴾ وہ شیطان اور جِنّ کی تمام

www.dawateislami.net

شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔ اِن شاءَ اللہ ﴿3﴾ اگر محتاج ہو گا تو چند دنوں میں اس کی محتاجی اور غریبی دور ہو جائے گی۔ ﴿4﴾ جو شخص صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وَقت "آیۃُالکرسی" اور اس کے بعد کی دو آیتیں خٰلِدُون تک پڑھا کرے گا وہ چوری، غَرْقابی (پانی میں ڈوبنے) اور جلنے سے محفوظ رہے گا۔ اِن شاءَ اللہ ﴿5﴾ اگر سارے مکان میں کسی اونچی جگہ پر لکھ کر اس کا کَتبَہ آویزاں کر دیا جائے تو اِن شاءَ اللہ اُس گھر میں کبھی فاقہ نہ ہو گا بلکہ روزی میں برکت اور اضافہ ہو گا اور اُس مکان میں کبھی چور نہ آسکے گا۔ اِن شاءَ اللہ (جنتی زیور، ص589)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرس

دُعا کی اہمیت	1	حکایت	6
دُعا دافِعِ بلا ہے	1	جلدی مچانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی	6
عِبادات میں دُعا کا مقام	2	افسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر......	7
دُعا کے تین فائدے	2	دُعا کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے	9
"یا عَفُوّ" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول	2	مَدَنی قافلہ میں عِرقُ النسا کا علاج ہو گیا	10
نہ جانے کون سا گُناہ ہو گیا ہے؟	3	دُعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول	11
نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!	4	15 قرآنی دُعائیں	14
جس دوست کی بات نہ مانیں	4	"آیَۃُ الکُرسی" کے 4 فضائل	16
قبولیتِ دُعا میں تاخیر کا ایک سبب	5	"آیَۃُ الکرسی" کی پانچ بَرَکتیں	17

www.dawateislami.net

پسندیدہ دُعا

سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا، اُس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اللہ پاک سے کیے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں ان سب میں دعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ کے بندو! دعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔“

(ترمذی، 5/321، حدیث: 3559)

978-969-722-437-1
01082384

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net